صدر ماؤزے تنگ
کے پانچ مضامین

★

دنیا بھر کے مزدورو ، متحد ہو جاؤ !

صدر ماؤ زے تنگ
کے پانچ مضامین

★

غیر ملکی زبانوں کا اشاعت گھر
پیکنگ ۱۹۷۲ء

عرض ناشر

"صدر ماؤ زے تنگ کے پانچ مضامین" کا یہ اردو ترجمہ چینی متن سے کیا گیا ہے جو پیکنگ کے عوامی اشاعت گھر نے دسمبر ۱۹۶۷ء میں شائع کیا تھا۔

مطبوعہ عوامی جمہوریۂ چین

毛澤东

فہرست مضامین

عوام کی خدمت کرو ۱
نارمن بتھیون کی یاد میں ۹
بےوقوف بوڑھا جس نے پہاڑوں کو ہٹا دیا ۱۹
پارٹی میں غلط خیالات کی اصلاح کے بارے میں ۳۵
خالص فوجی نقطۂ نظر ۳۸

انتہا پسند جمہوریت	۵۰
تنظیمی نظم و ضبط سے لاپرواہی	۵۸
قطعی مساوات کا نظریہ	۶۳
موضوعیت	۶۹
انفرادیت	۷۴
آوارہ گرد باغیوں کا نظریہ	۸۴
مہم جوئی کی باقیات	۸۸
آزاد خیالی کا مقابلہ کرو	۹۱

عوام کی خدمت کرو

(۸ / ستمبر ۱۹۴۴ء)

ہماری کمیونسٹ پارٹی اور پارٹی کی زیر قیادت آٹھویں روٹ اور نئی چوتھی فوجیں انقلاب کے دستے ہیں - ہمارے یہ دستے کلیتاً عوام کی آزادی کے لئے وقف ہیں اور قطعاً عوام کے مفادات کے لئے کام کرتے ہیں - کامریڈ چانگ سی

تهه ان دستوں کی صفوں میں شامل تھے۔

موت سب کے لئے اٹل ہے ، لیکن یه اپنی اهمیت کے لحاظ سے مختلف هو سکتی ہے ۔ قدیم چینی ادیب سی ما چھیئن نے کہا تھا : " اگرچه موت سب لوگوں کو ایک هی طرح سے آتی ہے ، لیکن یه کوه تهائی سے زیاده بھاری یا ایک پرکاه سے زیاده هلکی هو سکتی ہے ۔" عوام کی خاطر جان دینا کوه تهائی سے زیاده بھاری ہے ، لیکن فسطائیوں کی خاطر کام کرنا اور استحصالیوں اور ظالموں کی خاطر مرنا

پرکاه سے زیاده هلکا ہے ۔ کامریڈ چانگ سی تهه نے عوام کی خاطر جان دی ہے اور ان کی موت واقعتاً کوه تهائی سے زیاده بھاری ہے ۔

اگر هم میں خامیاں هیں تو هم دوسروں کی طرف سے ان کی نشاندهی اور ان پر تنقید سے نہیں ڈرتے ، کیونکه هم عوام کی خدمت کرتے هیں ۔ هر شخص خواه وه کوئی بھی هو هماری خامیوں کی نشاندهی کر سکتا ہے ۔ اگر وه صحیح کہتا ہے تو هم ان خامیوں کی اصلاح کرینگے ۔ اگر اس کی پیش

کردہ تجویز عوام کے لئے سودمند ہوگی تو ہم اس پر عمل کرینگے ۔ "بہتر افواج اور سادہ و سہل انتظامیہ" کی تجویز مسٹر لی تینگ مینگ نے پیش کی تھی جو کمیونسٹ نہیں ہیں ۔ انہوں نے ایک اچھی تجویز پیش کی جو عوام کے لئے سودمند ہے اور ہم نے اسے اپنا لیا ہے ۔ عوام کے مفادات میں اگر ہم صحیح بات پر ثابت قدمی سے عمل کریں اور غلط بات کی اصلاح کریں تو ہماری صفیں یقیناً پھلیں پھولینگی ۔

ہم ملک کے کونے کونے سے آئے

ہیں اور ایک مشترکہ انقلابی مقصد کے لئے یکجا ہوئے ہیں ۔ ہمیں اس مقصد کی راہ پر اپنے ساتھ عوام کی بھاری اکثریت کی ضرورت ہے ۔ آج ہم نو کروڑ دس لاکھ آبادی پر مشتمل اڈوں کے علاقوں کی قیادت کر رہے ہیں لیکن یہ کافی نہیں ، پوری قوم کو آزاد کرانے کے لئے مزید اڈوں کے علاقوں کی ضرورت ہے ۔ مشکل کے وقت ہمیں اپنی کامیابیوں کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے ، روشن مستقبل پر نظر رکھنی چاہیئے اور ہمت سے کام لینا

چاهیئے ـ چینی عوام مصائب کا شکار هو رهے هیں ، همارا فرض هے که انهیں بچائیں اور جدوجهد میں اپنی پوری قوت صرف کریں ـ جهاں کهیں جدوجهد هوتی هے وهاں قربانی هوتی هے اور موت ایک عام بات هوتی هے ـ لیکن همارے دل میں عوام کے مفادات هیں اور ان کی بهاری اکثریت کا دکھ درد هے اور جب هم عوام کی خاطر جان دیتے هیں تو یه موت قابل قدر هوتی هے ـ تاهم همیں غیر ضروری قربانیوں سے بچنے کی هر ممکن کوشش کرنی

چاهیئے ـ همارے کارکنوں کو هر سپاهی کا خیال رکهنا چاهیئے اور انقلابی صفوں کے سب لوگوں کو چاهیئے که وه ایک دوسرے کا خیال رکھیں ، ایک دوسرے سے پیار کریں اور ایک دوسرے کی مدد کریں ـ

آج کے بعد هماری صفوں میں سے جب کوئی ایسا شخص انتقال کر جائے جس نے کچھ مفید کام کیا هو ، خواه وه باورچی هو یا سپاهی ، همیں اس کی تجهیز و تکفین کا انتظام کرنا چاهیئے اور اس کے اعزاز میں تعزیتی جلسه

منعقد کرنا چاہیئے ۔ اس کارروائی کو ایک دستور بنانا چاہیئے اور اسے عوام میں بھی رائج کرنا چاہیئے ۔ جب کسی گاؤں میں کسی شخص کا انتقال ہو تو اس کی یاد میں جلسہ منعقد کرنا چاہیئے ۔ اس طریقے سے ہم مرحوم کے لئے تعزیت کا اظہار کرینگے اور تمام عوام کو متحد کرینگے ۔

نارمن بتھیون کی یاد میں

(۲۱ / دسمبر ۱۹۳۹ء)

کامریڈ نارمن بتھیون کنیڈا کی کمیونسٹ پارٹی کے ایک رکن تھے جب کنیڈا اور امریکہ کی کمیونسٹ پارٹیوں نے انہیں چین بھیجا اس وقت ان کی عمر پچاس برس سے زائد تھی ۔ انہوں نے جاپان کے خلاف جنگ مزاحمت

میں ہماری مدد کرنے کے لئے بخوشی ہزاروں میل کا سفر کیا ۔ وہ گذشتہ سال موسم بہار میں ینان پہنچے اور کوہ اوتہائی میں کام پر چلے گئے اور ہمارے لئے یہ بات بہت المناک ہے کہ وہ وہاں کام کرتے ہوئے شہید ہو گئے ۔ یہ کس قسم کا جذبہ ہے جو ایک غیر ملکی کو بےغرضی کے ساتھ چینی عوام کی آزادی کا مقصد اپنے ہی مقصد کی طرح اپنانے پر آمادہ کرتا ہے ؟ یہ بین الاقوامیت کا جذبہ ہے ، یہ کمیونزم کا جذبہ ہے ، جس سے ہر

چینی کمیونسٹ کو سیکھنا چاہیئے ۔ لینن ازم ہمیں سکھاتا ہے کہ عالمی انقلاب صرف اسی صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے جبکہ سرمایہ دار ممالک کی پرولتاریہ نوآبادیاتی اور نیم نوآبادیاتی عوام کی جدوجہد آزادی کی حمایت کرے اور نوآبادیاتی اور نیم نوآبادیاتی ممالک کی پرولتاریہ سرمایہ دار ممالک کی پرولتاریہ کی جدوجہد آزادی کی حمایت کرے ۔ کامریڈ بتھیون نے اس لیننی راہ عمل کو حقیقت کا روپ دیا ۔ ہم چینی کمیونسٹوں کو بھی اپنے عمل میں

اس راہ عمل کی پیروی کرنی چاہیئے ۔
ہمارے لئے لازمی ہے کہ تمام سرمایہ‌دار
ممالک کی پرولتاریہ کے ساتھ یعنی
جاپان ، برطانیہ ، امریکہ ، جرمنی ،
اٹلی اور دوسرے تمام سرمایہ‌دار ممالک
کی پرولتاریہ کے ساتھ اتحاد قائم کریں ۔
کیونکہ صرف اسی طریقے سے سامراج کا
تختہ الٹا جا سکتا ہے ، اپنی قوم اور
عوام کو آزادی دلائی جا سکتی ہے
اور دنیا کی دوسری اقوام اور عوام کو
آزاد کرایا جا سکتا ہے ۔ یہ ہماری
بین‌الاقوامیت ہے ۔ ایسی بین‌الاقوامیت

جس سے ہم تنگ نظر قوم پرستی اور
تنگ نظر حب‌الوطنی کی مخالفت کرتے
ہیں ۔

کامریڈ بتھیون کا جذبہ یعنی کسی
فکرنفسی کے بغیر دوسروں کے لئے انتہائی
جانثاری ، کام میں ان کے بےانتہا
احساس ذمہ‌داری اور تمام رفقا اور
عوام کے لئے ان کی بےانتہا گرمجوشی
سے ظاہر ہوتا تھا ۔ ہر کمیونسٹ کو ان
سے سیکھنا چاہیئے ۔ ایسے لوگوں کی
تعداد کم نہیں ہے جو اپنے کام میں غیر
ذمہ‌دار ہیں ، جو ہلکے کام کو ترجیح

دیتے هیں اور بهاری کام سے پهلو تهی
کرتے هیں ۔ وه تکلیف ده کام دوسروں کو
سونپ دیتے هیں اور اپنے لئے آسان کاموں
کا انتخاب کرتے هیں ۔ هر موقع پر وه
دوسروں کا خیال کرنے سے پهلے اپنے
بارے میں سوچتے هیں ۔ جب وه کسی
کام میں تهوڑا سا حصه لیتے هیں تو فخر
سے پهول جاتے هیں اور اس کے بارے
میں ڈینگیں مارتے هیں ، کیونکه انهیں
ڈر هوتا هے که اس کا کسی کو پته نهیں
چلیگا ۔ ان کے دل میں رفقا اور عوام
کے لئے کوئی گرمجوشی نهیں هوتی بلکه

وه سرد مهر ، لاپروا اور بےحس هوتے
هیں ۔ سچی بات تو یه هے که ایسے
لوگ کمیونسٹ نهیں هیں یا کم از کم
انهیں مخلص کمیونسٹ نهیں سمجها جا
سکتا ۔ جب کبهی بتهیون کا ذکر آیا ،
محاذ سے واپس آنے والا کوئی شخص
بهی ان کی تعریف کئے بغیر نه ره سکا ۔
اور کوئی بهی ان کے جذبے سے غیر
متاثر نهیں رها ۔ شانسی ۔ چهاهار ۔ هپے
سرحدی علاقے میں کوئی فوجی یا غیر
فوجی شخص جس کا ڈاکٹر بتهیون نے
علاج کیا تها یا جس نے اپنی آنکهوں

سے انہیں کام کرتے دیکھا تھا غیر متاثر نہیں تھا ۔ ہر کمیونسٹ کو کامریڈ بتھیون کے اس سچے کمیونسٹ جذبے سے سیکھنا چاہیئے ۔

کامریڈ بتھیون ایک ڈاکٹر تھے ۔ علاج کرنا ان کا پیشہ تھا ۔ اور وہ اپنے ہنر میں جس کا معیار آٹھویں روٹ فوج کے طبی شعبے میں بہت اونچا تھا کمال حاصل کرنے کی مسلسل کوشش کرتے تھے ۔ ان کی مثال ان لوگوں کے لئے ایک نہایت عمدہ سبق ہے جو کوئی دوسرا کام دیکھتے ہیں تو اپنا کام تبدیل

کرنا چاہتے ہیں اور جو فنی کام کو ہیچ یا مستقبل کے لئے بےسود تصور کرتے ہوئے اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ۔

کامریڈ بتھیون سے صرف ایک بار میری ملاقات ہوئی ۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے بہت سے خطوط لکھے ۔ لیکن میں مصروف تھا اور میں نے انہیں صرف ایک خط لکھا تھا اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ انہیں وہ خط ملا بھی تھا یا نہیں ۔ مجھے ان کی وفات سے بہت دکھ ہوا ہے ۔ اب ہم سب ان کی یاد منا

رہے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے جذبے سے ہر شخص کتنا متاثر ہوا ہے - ہم سب کے لئے لازمی ہے کہ ان کے جذبۂ بے غرضی سے سیکھیں - اس جذبے سے ہر شخص عوام کے لئے بہت کارآمد ثابت ہو سکتا ہے - کسی شخص کی قابلیت زیادہ یا کم ہو سکتی ہے ، لیکن اگر وہ یہ جذبہ رکھتا ہے ، تو وہ شریف النفس اور پاکیزہ ہے ، وہ اخلاقی دیانت کا حامل ہے اور گھٹیا دلچسپیوں سے بالاتر ہے - اور وہ ایک ایسا شخص ہے جو عوام کے لئے مفید ہے -

بے وقوف بوڑھا جس نے پہاڑوں کو ہٹا دیا

(۱۱ / جون ۱۹۴۵ء)

ہم نے ایک کامیاب کانگرس منعقد کی ہے - ہم نے تین کام کئے ہیں - اول یہ کہ ہم نے اپنی پارٹی کی راہ عمل طے کی ہے کہ عوام الناس کو بلاخوف و خطر متحرک و منظم کیا جائے

اور عوامی قوتوں کو وسعت دی جائے ،
تا کہ وہ ہماری پارٹی کی زیر قیادت
جاپانی جارحین کو شکست دیں ، ملک
کے سارے عوام کو آزاد کرائیں اور ایک
نئے جمہوری چین کی تعمیر کریں ۔ دوم ،
ہم نے نیا پارٹی آئین منظور کیا ہے ۔
سوم ، ہم نے پارٹی کے رہنما ادارے یعنی
مرکزی کمیٹی کا انتخاب کیا ہے ۔ آئندہ
ہمارا کام یہ ہے کہ پارٹی کی راہ عمل
کو عملی جامہ پہنانے میں تمام اراکین
کی رہنمائی کریں ۔ ہماری یہ کانگرس
ایک فتح کی کانگرس ، ایک اتحاد کی

کانگرس ثابت ہوئی ہے ۔ مندوبین نے
تین رپورٹوں پر بہت عمدہ تبصرے کئے
ہیں ۔ بہت سے رفقا نے خود تنقیدی کی ہے
اور اتحاد کو اپنا مقصد قرار دیتے ہوئے
خود تنقیدی کے ذریعے اتحاد حاصل کیا
ہے ۔ یہ کانگرس اتحاد ، خود تنقیدی اور
اندرون پارٹی جمہوریت کا ایک نمونہ ہے ۔

کانگرس ختم ہونے پر بہت سے رفقا
اپنے عہدوں اور مختلف جنگی محاذوں
پر چلے جائینگے ۔ رفیقو ، آپ جہاں کہیں
بھی جائیں ، آپ کو کانگرس کی راہ عمل
کی تشہیر کرنی چاہیئے اور پارٹی کے تمام

اراکین کے ذریعے عوام میں وسیع پیمانے
پر اس کی وضاحت کرنی چاہیئے -

کانگرس کی راہ عمل کی تشہیر سے
ہمارا مقصد پوری پارٹی اور سارے عوام
میں یہ اعتماد پیدا کرنا ہے کہ انقلاب
کی یقیناً فتح ہوگی - ہم پر لازم ہے کہ
سب سے پہلے ہراول دستے کے سیاسی
شعور کو بلند کریں تاکہ وہ مستقل
مزاجی کے ساتھ اور قربانی سے ڈرے
بغیر فتح حاصل کرنے کے لئے ہر مشکل
پر قابو پائے - لیکن یہ کافی نہیں ہے -
ہمارے لئے ضروری ہے کہ سارے عوام

کا سیاسی شعور بھی بیدار کریں تاکہ
وہ فتح کے لئے رضامندی اور خوشی سے
ہمارے ساتھ مل کر لڑیں - ہمیں سارے
عوام میں یہ یقین کامل پیدا کرنا چاہیئے
کہ چین رجعت پسندوں کی ملکیت نہیں
بلکہ اس کے مالک چینی عوام ہیں -
ایک قدیم چینی کہانی ہے جس کا
عنوان ہے : "بےوقوف بوڑھا جس نے
پہاڑوں کو ہٹا دیا" - اس کہانی میں
بتایا گیا ہے کہ طویل عرصہ قبل شمالی
چین میں ایک بوڑھا رہتا تھا جسے لوگ
شمالی پہاڑ کا بےوقوف بوڑھا کہتے تھے -

اس کے گھر کا رخ جنوب کی طرف تھا
اور اس کے دروازے کے سامنے دو بلند
چوٹیاں تھائی ھانگ اور وانگ او تھیں
جو راستے میں حائل تھیں - اس نے اپنے
بیٹوں کو بلایا اور انہوں نے کدالیں
ھاتھوں میں لیں اور بڑی اولوالعزمی کے
ساتھ ان پہاڑوں کو کھودنا شروع کر
دیا - ایک دوسرے سفید ریش شخص نے
جسے لوگ عقلمند بوڑھا کہتے تھے
انہیں دیکھا اور ازرہ تضحیک کہا کہ
"کس قدر حماقت کا کام کر رھے ھو -
اتنے بڑے دو پہاڑوں کو کھودنا تم

چند افراد کے لئے قطعی ناممکن ھے" -
اس پر بےوقوف بوڑھے نے جواب دیا :
"جب میں مر جاؤنگا تو میرے بیٹے یہ
کام جاری رکھینگے - جب وہ مر جائینگے
تو میرے پوتے موجود ھونگے اور پھر ان
کے بیٹے اور پوتے - اسی طرح یہ لامتناھی
سلسلہ چلتا رھیگا - یہ پہاڑ اونچے ھیں
لیکن یہ اور زیادہ اونچے نہیں ھو سکتے -
ھم جتنا کھودینگے یہ اتنے ھی نیچے
ھوتے جائینگے - ھم انہیں صاف کیوں نہیں
کر سکتے ؟" اس نے عقلمند بوڑھے کے
غلط نظریے کی تردید کرنے کے بعد ھر

روز غیر متزلزل یقین کے ساتھ کھدائی کا
کام جاری رکھا ۔ خدا اس سے بہت متاثر
ہوا اور اس نے اپنے دو فرشتے بھیجے جو
پہاڑوں کو اپنی پشت پر اٹھا کر لے
گئے ۔ آجکل چینی عوام پر بھی دو بڑے
پہاڑوں کا بھاری بوجھ پڑا ہوا ہے ۔
ایک سامراج ہے اور دوسرا جاگیرداریت ۔
چینی کمیونسٹ پارٹی نے بہت عرصے سے
انہیں اکھاڑنے کا عزم کیا ہوا ہے ۔
ہمیں مستقل مزاجی کے ساتھ اور مسلسل
کام کرنا چاھیئے اس طرح ہم بھی خدا
کے دل کو متاثر کرینگے ۔ ہمارا خدا

چینی عوام کے سوا کوئی اور نہیں ۔ اگر
وہ اٹھ کھڑے ہوں اور ہمارے ساتھ
مل کر کھدائی کا کام کریں تو یہ دو
پہاڑ صاف کیوں نہیں کئے جا سکتے ؟

کل دو امریکیوں سے جو واپس
امریکہ جا رہے تھے بات چیت کے دوران
میں نے کہا کہ حکومت امریکہ ہمیں
نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے
اور ہم اس کی اجازت نہیں دینگے ۔
حکومت امریکہ نے کمیونسٹوں کے خلاف
چیانگ کائی شیک کی حمایت کرنے کی جو
پالیسی اختیار کر رکھی ہے ہم اس کی

مخالفت کرتے ہیں ۔ لیکن ہمارے لئے ضروری ہے کہ اول ، امریکہ کے عوام اور ان کی حکومت کے درمیان اور دوم ، حکومت امریکہ کے اندر پالیسی وضع کرنے والوں اور ان کے ماتحتوں کے درمیان امتیاز کریں ۔ میں نے ان دو امریکیوں سے کہا : "اپنی حکومت کے اندر پالیسی وضع کرنے والوں کو بتا دو کہ ہم تمہیں آزاد علاقوں میں داخل ہونے کی ممانعت کرتے ہیں کیونکہ تمہاری پالیسی کمیونسٹوں کے خلاف چیانگ کائی شیک کی حمایت کرنا ہے ،

اور ہمیں چوکنا رہنا ہی پڑتا ہے ۔ تم آزاد علاقوں میں آ سکتے ہو بشرطیکہ تمہارا مقصد جاپان سے لڑنا ہو ۔ لیکن اس سلسلے میں پہلے معاہدہ ہونا ضروری ہے ۔ اگر تم ادھر ادھر جا کر جاسوسی کروگے تو ہم تمہیں اس کی اجازت نہیں دینگے ۔ پیٹرک جے ۔ ہرلی نے چینی کمیونسٹ پارٹی کے ساتھ تعاون کی مخالفت کا کھلم کھلا اعلان کیا ہے ، اس کے باوجود تم آزاد علاقوں میں آ کر ادھر ادھر کیوں گھومنا چاہتے ہو ؟"

حکومت امریکه کی کمیونسٹوں کے خلاف چیانگ کائی شیک کی حمایت کرنے کی پالیسی سے امریکی رجعت پسندوں کی ڈھٹائی کا مظاهره هوتا هے ۔ لیکن رجعت پسندوں کی خواه وه چینی هوں یا غیر ملکی ، چینی عوام کو فتح حاصل کرنے سے روکنے کی تمام سازشیں لازمی طور پر ناکام هونگی ۔ آج دنیا میں جمهوری قوتیں اصل دهارا هیں اور رجعت پسندیت جو جمهوریت کے خلاف هے محض ایک مخالف دهارا هے ۔ رجعت پسند مخالف دهارا قومی آزادی اور عوامی

جمهوریت کے اصل دهارے پر غالب آنے کی کوشش کر رها هے ، لیکن یه اصل دهارا هرگز نهیں بن سکتا ۔ پرانی دنیا میں تین بڑے تضادات ، جیسا که سٹالن نے بهت عرصه قبل بتایا تها ، آج بهی موجود هیں : اول ، سامراجی ممالک میں پرولتاریه اور بورژوا طبقے کے درمیان تضاد ۔ دوم ، مختلف سامراجی طاقتوں کے درمیان تضاد اور سوم ، نوآبادیاتی اور نیم نوآبادیاتی ممالک اور سامراجی حکمراں ممالک کے درمیان تضاد ۔ یه تینوں تضادات نه صرف

بدستور موجود ہیں ، بلکہ وہ مزید سنگین اور وسیع ہوتے جا رہے ہیں ۔ ان کی موجودگی اور نشوونما کی وجہ سے ایک وقت ضرور آئیگا جب سوویت دشمن ، کمیونسٹ دشمن اور جمہوریت دشمن رجعت پسند مخالف دھارا جو ابھی تک موجود ہے ختم کر دیا جائیگا ۔

آجکل چین میں دو کانگرسیں ہو رہی ہیں ۔ ایک کومنتانگ کی چھٹی قومی کانگرس اور دوسری کمیونسٹ پارٹی کی ساتویں قومی کانگرس ۔ ان دونوں کے مقاصد بالکل مختلف ہیں : ایک کا مقصد

کمیونسٹ پارٹی اور چین میں دوسری تمام جمہوری قوتوں کو ختم کرنا اور اس طرح چین کو تاریکی کے گڑھے میں پھینکنا ہے ۔ دوسری کا مقصد جاپانی سامراج اور اس کے پٹھوؤں یعنی چین کی جاگیردارانہ قوتوں کا تختہ الٹنا ، اور نئے جمہوری چین کی تعمیر کرنا ہے اور اس طرح چین کو روشنی کی طرف لے جانا ہے ۔ یہ دونوں راہیں ایک دوسرے سے متصادم ہیں ۔ ہمیں پکا یقین ہے کہ چینی عوام چینی کمیونسٹ پارٹی کی زیر قیادت اور اس کی ساتویں کانگرس کی راہ

عمل کی رہنمائی میں مکمل فتح حاصل کرینگے اور کومنتانگ کی انقلاب دشمن راہ‌عمل لازمی طور پر ناکام ہوگی -

پارٹی میں غلط خیالات کی اصلاح کے بارے میں

(دسمبر ۱۹۲۹ء)

چوتھی سرخ فوج کی کمیونسٹ پارٹی تنظیم میں مختلف قسم کے غیر پرولتاری خیالات پائے جاتے ھیں جن سے پارٹی کی صحیح راہ عمل کے اطلاق میں بہت رکاوٹیں پیدا ھوتی ھیں - اگر ان

خیالات کی پوری طرح اصلاح نہ کی گئی
تو چوتھی فوج ان فرائض سے ھرگز
عہدہ برآ نہیں ھوسکیگی جو چین کی عظیم
انقلابی جدوجہد میں اس کے سپرد کئے
گئے ھیں - بلاشبہ اس پارٹی تنظیم میں
ایسے غلط خیالات کا سرچشمہ اس حقیقت
میں پایا جاتا ھے کہ اس کے بنیادی
یونٹ اکثر و بیشتر کسانوں اور ان
دوسرے عناصر پر مشتمل ھیں جن کا
ماخذ ادنیٰ بورژوا طبقہ ھے تاھم ان کے
وجود اور ان کی نشوونما کی ایک اھم وجہ
یہ بھی ھے کہ پارٹی کے سرکردہ ادارے

ان غلط خیالات کے خلاف متفقہ اور
مصمم جدوجہد کرنے اور پارٹی کی
صحیح راہ عمل کے بارے میں اراکین
کو تعلیم دینے سے قاصر رہے ھیں -
مرکزی کمیٹی کے خط مرسلہ ستمبر کے
منشا کے مطابق یہ کانگرس بذریعہ قرارداد
ھذا چوتھی فوج کی پارٹی تنظیم میں مختلف
غیر پرولتاری خیالات کے مظاھروں ، ان
خیالات کے سرچشموں اور ان کی اصلاح
کے طریقوں کی نشاندھی کرتی ھے اور
تمام رفیقوں کو ھدایت کرتی ھے کہ
وہ ان کا پوری طرح خاتمہ کریں -

خالص فوجی نقطۂ نظر

سرخ فوج کے متعدد رفیقوں میں خالص فوجی نقطۂ نظر بہت زیادہ فروغ پا چکا ہے - اس کا اظہار مندرجہ ذیل باتوں سے ہوتا ہے :

۱ - یہ رفقا فوجی امور اور سیاسیات کو ایک دوسرے کے مخالف و متضاد تصور کرتے ہیں اور یہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں کہ فوجی امور سیاسی فریضوں کی تکمیل کا صرف ایک ذریعہ ہیں - بعض تو یہاں تک کہتے ہیں کہ "اگر تم فوجی لحاظ سے اچھے

ہو تو یقیناً سیاسی لحاظ سے بھی اچھے ہو - اگر تم فوجی لحاظ سے اچھے نہیں ہو تو سیاسی لحاظ سے کسی طرح بھی اچھے نہیں ہو سکتے -" یہ بات ایک قدم اور آگے بڑھ کر فوجی امور کو سیاسیات کے مقابلے میں قائدانہ حیثیت دینے کے مترادف ہے -

۲ - ان کا خیال ہے کہ رجعت پسند فوج کی طرح سرخ فوج کا کام محض لڑنا ہے - وہ یہ نہیں سمجھتے کہ چینی سرخ فوج ایک ایسی مسلح جمعیت ہے جس کا مقصد انقلاب کے سیاسی فریضوں

کی تکمیل کرنا ھے ۔ خاص کر آجکل
سرخ فوج کو اپنی سرگرمیاں صرف لڑائی
تک ھرگز محدود نہیں رکھنی چاھئیں ۔
اسے دشمن کی فوجی قوت کو تباہ کرنے کے
لئے لڑنے کے علاوہ ایسے اھم فرائض
سنبھالنے چاھئیں جیسے که عوام‌الناس
میں پراپیگنڈا کرنا ، عوام‌الناس کو منظم
کرنا ، انہیں مسلح کرنا ، انقلابی سیاسی
اقتدار اور پارٹی تنظیموں کے قیام میں ان
کی مدد کرنا ۔ سرخ فوج محض لڑائی
کی خاطر نہیں لڑتی بلکه اس کی لڑائی کا
مقصد عوام‌الناس میں پراپیگنڈا کرنا ،

انہیں منظم کرنا ، انہیں مسلح کرنا اور
انقلابی سیاسی اقتدار کے قیام میں ان کی
امداد کرنا ھے ۔ ان مقاصد کے بغیر
لڑائی بےمعنی ھو جاتی ھے اور سرخ
فوج اپنے وجود کا جواز کھو دیتی ھے ۔

۳ ۔ لہذا یه رفقا تنظیمی لحاظ سے
سرخ فوج میں سیاسی کام کرنے والے
محکموں کو فوجی کام کرنے والے محکموں
کے تابع قرار دیتے ھیں اور یه نعرہ لگاتے
ھیں که ”فوجی ھیڈکوارٹرز کو بیرونی
معاملات طے کرنے دیجئے ۔“ اگر اس
نظریے کو بڑھنے دیا گیا تو عوام‌الناس سے

بیگانگی ، حکومت پر فوج کے کنٹرول
اور پرولتاری قیادت سے انحراف کا خطرہ
لاحق ہو جائیگا — یہ بات کومنتانگ
فوج کی طرح جنگی امیریت کی راہ اختیار
کرنے کے مترادف ہوگی ۔

۴ ۔ ساتھ ہی ساتھ وہ پراپیگنڈا
کے کام میں پراپیگنڈا ٹیموں کی اہمیت کو
نظر انداز کرتے ہیں ۔ عوام الناس کی تنظیم
کے مسئلے پر وہ فوج میں سپاہیوں کی
کمیٹیوں کی تنظیم اور مقامی مزدوروں
اور کسانوں کی تنظیم کے کام پر توجہ
نہیں دیتے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے

کہ پراپیگنڈا اور تنظیم دونوں ہی کا کام
ترک کر دیا گیا ہے ۔

۵ ۔ جب کسی لڑائی میں فتح
ہوتی ہے تو وہ مغرور ہو جاتے ہیں اور
جب کسی لڑائی میں شکست ہوتی ہے
تو حوصلہ ہار کر بیٹھ جاتے ہیں ۔

۶ ۔ خود غرضانہ محکمہ پرستی —
وہ صرف چوتھی فوج کا خیال کرتے ہیں
اور یہ احساس نہیں کرتے کہ مقامی
عوام الناس کو مسلح کرنا سرخ فوج کا
ایک اہم فرض ہے ۔ یہ ایک بڑی صورت
میں جتھہ بندی ہے ۔

۷ - بعض رفقا چوتھی فوج کے محدود ماحول سے باھر نہیں دیکھ سکتے اس لئے وہ سمجھتے ھیں کہ چوتھی فوج کے سوا کوئی اور انقلابی قوت موجود نہیں ھے - چنانچہ وہ اپنی قوت کو محفوظ رکھنے اور جدوجہد سے گریز کرنے کے خیال کے زبردست عادی ھو گئے ھیں - یہ موقع پرستی کا آثار باقیہ ھے -

۸ - بعض رفقا موضوعی اور معروضی صورت حالات کو نظر انداز کرتے ھوئے انقلابی جلد بازی کے مرض میں مبتلا ھیں - وہ عوام الناس میں دقیق اور تفصیل

طلب کام کرنے کی زحمت نہیں کرتے بلکہ وہ خام خیالیوں کا شکار ھیں اور صرف بڑے کام کرنا چاھتے ھیں - یہ مہم جوئی کا آثار باقیہ ھے -

خالص فوجی نقطۂ نظر کے سرچشمے مندرجہ ذیل ھیں :

۱ - ادنیٰ سیاسی معیار - اس بنا پر فوج میں سیاسی قیادت کے کردار کو سمجھنے میں ناکامی ھوتی ھے اور یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ سرخ فوج اور رجعت پسند فوج بنیادی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ھیں -

۲ - بھاڑے کے ٹٹوؤں کی ذھنیت -

بہت سے قیدی جو گذشتہ لڑائیوں میں پکڑے گئے تھے سرخ فوج میں شامل ھوگئے ھیں - ایسے عناصر اپنے ساتھ بھاڑے کے ٹٹوؤں کی نمایاں ذھنیت لاتے ھیں اور اس طرح وہ سپاھیوں میں خالص فوجی نقطۂ نظر کی بنیاد مہیا کرتے ھیں -

۳ - مندرجہ بالا دو وجوہ کی بنا پر ایک تیسری وجہ پیدا ھوتی ھے یعنی فوجی قوت پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ اور عوام الناس کی قوت پر اعتماد کا فقدان -

۴ - متعدد رفقا میں خالص فوجی

نقطۂ نظر پیدا ھونے کی ایک وجہ یہ بھی ھے کہ پارٹی فوجی کام پر سرگرمی سے توجہ دینے اور اس پر بحث کرنے میں ناکام رھی ھے -

اصلاح کے طریقے مندرجہ ذیل ھیں :

۱ - تعلیم کے ذریعے پارٹی میں سیاسی معیار بلند کرو ، خالص فوجی نقطۂ نظر کی نظری بنیادوں کو برباد کرو اور سرخ فوج اور رجعت پسند فوج کے درمیان بنیادی فرق کو اچھی طرح سمجھو - ساتھ ھی ساتھ موقع پرستی اور مہم جوئی کے آثار باقیہ کو ختم کرو

اور چوتھی فوج میں خود غرضانہ محکمہ پرستی کا خاتمہ کرو ۔

۲ ۔ افسروں اور سپاھیوں کی سیاسی تربیت اور خاص کر سابق قیدیوں کی تعلیم کی رفتار تیز کرو ۔ ساتھ ھی ساتھ جہاں تک ممکن ھو سکے مقامی حکومتوں کو سرخ فوج میں بھرتی کے لئے ایسے مزدوروں اور کسانوں کو منتخب کرنے دو جنہیں جدوجہد کا تجربہ ھے ۔ اس طرح تنظیمی طور پر خالص فوجی نقطۂ نظر کی بنیاد کمزور ھو جائیگی بلکہ ختم ھو جائیگی ۔

۳ ۔ پارٹی کی مقامی تنظیموں کو سرخ فوج کی پارٹی تنظیموں پر تنقید کرنے کے لئے اور عوامی سیاسی اقتدار کے اداروں کو سرخ فوج پر تنقید کرنے کے لئے بیدار کرو تاکہ سرخ فوج کی پارٹی تنظیموں اور افسروں اور سپاھیوں کو متاثر کیا جا سکے ۔

۴ ۔ پارٹی کو چاھیئے کہ وہ فوجی کام پر سرگرمی سے توجہ دے اور اس پر بحث کرے ۔ پارٹی کو سارے کاموں پر بحث کرنی چاھیئے اور ان کے بارے میں فیصلے کرنے چاھئیں ، پیشتر اس کے

که عام سپاهی انہیں سرانجام دیں ۔

۵ ۔ سرخ فوج کے قواعد و ضوابط مرتب کرو جن میں اس کے فرائض، اس کی فوجی اور سیاسی تنظیموں کے درمیان تعلق ، سرخ فوج اور عوام‌الناس کے درمیان تعلق ، سپاهیوں کی کمیٹیوں کے اختیارات اور فرائض اور فوجی اور سیاسی اداروں کے ساتھ ان کے تعلق کا واضح طور پر تعین کیا گیا ہو ۔

انتہا پسند جمہوریت

جب سے سرخ فوج کی چوتھی فوج نے مرکزی کمیٹی کی هدایات قبول کی هیں اس وقت سے انتہا پسند جمہوریت کے مظاهروں میں بہت تخفیف هوگئی هے ۔ مثال کے طور پر اب پارٹی کے فیصلوں کی نسبتاً اچھی طرح تعمیل کی جاتی هے ۔ اب کوئی شخص اس قسم کے غلط مطالبات پیش نہیں کرتا که سرخ فوج کو "نیچے سے اوپر تک جمہوری مرکزیت" کا اطلاق کرنا چاهیئے یا یه که "پہلے ادنیٰ سطح کے لوگوں کو تمام مسائل پر بحث کرنے دیجئے اور پھر اعلیٰ سطح کے لوگوں کو

فیصله کرنے دیجئے" ۔ تاهم دراصل یه تخفیف محض عارضی اور سطحی هے اور اس کا مطلب یه نهیں که انتها پسند جمهوری نظریات کا خاتمه هو چکا هے ۔ بالفاظ دیگر بهت سے رفیقوں کے دل و دماغ پر انتها پسند جمهوریت ابهی تک بری طرح مسلط هے ۔ ذرا دیکهئے تامل و پس و پیش کے ان مختلف مظاهروں کو جو پارٹی کے فیصلوں کی تعمیل کے سلسلے میں کئے جاتے هیں ۔

اصلاح کے طریقے مندرجه ذیل هیں :

۱ ۔ نظریاتی میدان میں انتها پسند جمهوریت کی بیخ کنی کرو ۔ اول تو یه بات بتانی چاهیئے که انتها پسند جمهوریت کا خطره اس حقیقت میں پایا جاتا هے که یه پارٹی تنظیم کو نقصان پهنچاتی هے یا حتیٰ که اسے بالکل تباه کر دیتی هے ، پارٹی کی لڑائی کی صلاحیت کو کمزور کرتی هے یا حتیٰ که اسے بالکل برباد کر دیتی هے ، اس طرح یه پارٹی کو لڑائی کے فرائض سرانجام دینے کے ناقابل بنا دیتی هے اور انقلاب کی شکست کا باعث بنتی هے ۔ دوم یه بتانا

چاھیئے کہ انتہا پسند جمہوریت کا منبع ادنیٰ بورژوا طبقے کی نظم و ضبط سے انفرادیت پسندانہ بیزاری میں پایا جاتا ھے - جب یہ خاصیت پارٹی میں پیدا کی جاتی ھے تو یہ سیاسی اور تنظیمی طور پر انتہا پسند جمہوری نظریات کی صورت اختیار کر لیتی ھے - یہ نظریات پرولتاریہ کے فرائض جنگ سے بالکل کوئی مطابقت نہیں رکھتے -

۲ - تنظیمی میدان میں مرکزی رہنمائی کے تحت جمہوریت کو یقینی بناؤ - اس مقصد کے لئے مندرجہ ذیل

خطوط پر عمل ھونا چاھیئے :

(۱) پارٹی کے سربراہ اداروں کو چاھیئے کہ وہ بطور مراکز قیادت اپنی حیثیت قائم کرنے کی غرض سے قیادت کی صحیح راہ عمل مہیا کریں اور جب مسائل پیدا ھوں تو ان کے حل تلاش کریں -

(۲) اعلیٰ سطح کے اداروں کو چاھیئے کہ وہ ادنیٰ سطح کے اداروں کے حالات اور عوام الناس کی زندگی سے اچھی طرح واقف ھوں تاکہ صحیح رہنمائی کی معروضی بنیاد مہیا ھو -

(۳) کسی بھی سطح کی پارٹی تنظیم کو مسائل حل کرنے کے لئے لاپرواھی سے فیصلے نہیں کرنے چاھئیں ۔ ایک مرتبه فیصله کر لیا جائے تو اس پر ثابت قدمی کےساتھ عمل کرنا چاھیئے ۔

(۴) پارٹی کے اعلیٰ سطح کے ادارے کسی بھی اھمیت کے جو فیصلے کریں ان تمام کو ادنیٰ سطح کے اداروں اور پارٹی کے عام اراکین تک، بلاتاخیر پہنچانا چاھیئے ۔ اس کا طریقه یه ھے که سرگرم کارکنوں کے جلسے منعقد کئے جائیں یا پارٹی کی شاخوں کے بلکه

جب حالات اجازت دیں تو کالمز کے پارٹی کے اراکین کے جلسے منعقد کئے جائیں اور کچھ لوگوں کے سپرد یه کام کیا جائے که وہ ایسے جلسوں میں رپورٹیں پیش کریں ۔

(٥) پارٹی کے ادنیٰ سطح کے اداروں اور پارٹی کے عام اراکین کو چاھیئے که وہ اعلیٰ سطح کے اداروں کی ھدایات کے مفہوم کو پوری طرح سمجھنے اور ان کی تعمیل کے طریقوں کے بارے میں فیصله کرنے کی غرض سے ان پر مفصل بحث کریں ۔

تنظیمی نظم و ضبط سے لاپرواھی

چوتھی فوج کی پارٹی تنظیم میں تنظیمی نظم و ضبط سے لاپرواھی کے مظاھرے مندرجہ ذیل باتوں سے ھوتے ھیں :

الف ۔ اقلیت کا اکثریت کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرنا ۔ مثال کے طور پر جب کوئی اقلیت یہ دیکھتی ھے کہ اس کی تحریک رائے شماری کے ذریعے مسترد کر دی گئی ھے تو وہ پارٹی کے فیصلوں پر خلوص دل سے عمل نہیں کرتی ۔

اصلاح کے طریقے حسب ذیل ھیں :

۱ ۔ جلسوں میں تمام شرکا کی حوصلہ افزائی کرنی چاھیئے کہ وہ اپنے خیالات کا جہاں تک ممکن ھو سکے پوری طرح اظہار کریں ۔ کسی بھی مباحثہ میں سمجھوتہ بازی یا لیپاپوتی کے بغیر حق و باطل کی وضاحت کرنی چاھیئے ۔ ایک واضح نتیجے پر پہنچنے کے لئے جو معاملہ ایک جلسے میں طے نہیں ھو سکتا اس پر ایک اور جلسے میں بحث کرنی چاھیئے بشرطیکہ اس طرح کام میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ھو ۔

٢ - پارٹی کے نظم و ضبط کا ایک تقاضا یہ ہے کہ اقلیت کو اکثریت کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہیئے - اگر اقلیت کی رائے مسترد کر دی جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ اکثریت کے صادر کردہ فیصلے کی تائید و حمایت کرے - اگر ضروری ہو تو وہ دو بارہ غور و خوض کے لئے اپنی رائے دوسرے جلسے میں پیش کر سکتی ہے - لیکن اس کے علاوہ اسے کسی طرح بھی فیصلے کی خلاف ورزی ہرگز نہیں کرنی چاہیئے -

ب - تنظیمی نظم و ضبط کا لحاظ

رکھے بغیر تنقید :

١ - پارٹی کے اندر تنقید ایک ہتھیار ہے جس سے پارٹی کی تنظیم مستحکم ہوتی ہے اور اس کی لڑائی کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے - تاہم سرخ فوج کی پارٹی تنظیم میں تنقید ہمیشہ اس نوعیت کی نہیں ہوتی اور بعض اوقات یہ ذاتی حملے کی صورت اختیار کر لیتی ہے - چنانچہ یہ افراد کے علاوہ پارٹی تنظیم کو بھی نقصان پہنچاتی ہے - یہ ادنیٰ بورژوا طبقے کی انفرادیت پسندی کا اظہار ہے - اس کی

اصلاح کا طریقه یه ہے که پارٹی کے اراکین کو یه بات سمجھائی جائے که تنقید کا مقصد پارٹی کی لڑائی کی صلاحیت میں اضافه کرنا ہے تاکه طبقاتی کشمکش میں فتح حاصل ہو اور یه که اسے ذاتی حملے کے لئے بطور ہتھیار استعمال نہیں کرنا چاہیئے -

۲ - پارٹی کے بہت سے اراکین پارٹی کے اندر تنقید نہیں کرتے بلکه وہ باہر جاکر تنقید کرتے ہیں - اس کی وجه یه ہے که پارٹی کے عام اراکین نے پارٹی تنظیم (اس کے جلسے وغیرہ)

کی اہمیت کا ابھی تک احساس نہیں کیا ہے اور وہ تنظیم کے اندر رہ کر تنقید کرنے اور باہر جا کر تنقید کرنے کے درمیان جو فرق ہے اسے نہیں سمجھتے ہیں - اس کی اصلاح کا طریقه یه ہے که پارٹی کے اراکین کو تعلیم دی جائے تاکه وہ پارٹی تنظیم کی اہمیت کو سمجھیں اور پارٹی کمیٹیوں اور رفیقوں پر اپنی تنقید پارٹی کے جلسوں میں کریں -

قطعی مساوات کا نظریه

ایک زمانے میں سرخ فوج میں

قطعی مساوات کے نظریه نے بہت شدت اختیار کر لی تھی - اس کی بعض مثالیں یه ھیں : زخمی سپاھیوں کو الاؤنس دینے کے معاملے میں اس قسم کے اعتراضات کئے جاتے تھے که اس سلسلے میں معمولی زخمی سپاھیوں اور شدید زخمی سپاھیوں میں امتیاز کیوں کیا جاتا ھے اور یه مطالبه کیا جاتا تھا که ھر ایک کو یکساں الاؤنس ملنا چاھیئے - جب افسر گھوڑوں پر سوار ھوتے تھے تو یه سمجھا جاتا تھا که یه بات ان کے فرائض کی انجام دھی کے

لئے ضروری نہیں بلکه یه عدم مساوات کی علامت ھے - رسد کی قطعی مساوی تقسیم کا مطالبه کیا جاتا تھا اور اگر خاص صورتوں میں رسد کے حصے کا کچھ زیادہ تعین کیا جاتا تھا تو اس پر اعتراض کیا جاتا تھا - چاول کی نقل و حمل کے موقع پر یه مطالبه کیا جاتا تھا که بلا لحاظ عمر یا جسمانی حالت سب لوگ ایک ھی جتنا بوجھ اٹھائیں - سپاھیوں کے رھنے کے لئے مکانات کی الاٹمنٹوں کے معاملے میں مساوات کا مطالبه کیا جاتا تھا اور اگر ھیڈ کوارٹرز

کا عملہ بڑے کمرے لیتا تھا تو اسے برا بھلا کہا جاتا تھا ۔ غیر فوجی فرائض کی تفویض میں مساوات کا مطالبہ کیا جاتا تھا اور کسی دوسرے آدمی سے کچھ زیادہ کام کرنے میں پس و پیش کیا جاتا تھا ۔ یہ رجحان اس حد تک فروغ پا گیا تھا کہ اگر دو آدمی زخمی ہوتے تھے اور صرف ایک اسٹریچر ہوتا تھا تو ان میں سے کسی کو بھی نہیں اٹھایا جا سکتا تھا کیونکہ ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو اپنے آپ پر فوقیت دینے سے انکار کرتا

تھا ۔ قطعی مساوات کا نظریہ جیسا کہ ان مثالوں میں بتایا گیا ہے سرخ فوج کے افسروں اور سپاہیوں میں ابھی تک بڑی شدت کے ساتھ موجود ہے ۔

سیاسی معاملات میں انتہا پسند جمہوریت کی طرح قطعی مساوات کا نظریہ دستکاری اور چھوٹی کسان معیشت کی پیداوار ہے ۔ فرق صرف یہ ہے کہ ایک کا اظہار سیاسی امور میں ہوتا ہے اور دوسرے کا مادی امور میں ۔

اصلاح کا طریقہ : ہمیں اس امر کی نشاندھی کرنی چاہیئے کہ سرمایہ داریت

کے خاتمہ سے پہلے قطعی مساوات کا تصور محض کسانوں اور چھوٹے مالکان کی خام خیالی ہے - اور یہ کہ سوشلزم کے تحت بھی قطعی مساوات کا اصول رائج نہیں ہو سکیگا کیونکہ اس وقت مادی اشیا کی تقسیم "ہر ایک سے اس کی اہلیت کے مطابق اور ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق" کے اصول پر ہوگی اور اس کے علاوہ اس وقت کام کی ضروریات پوری کرنے کے اصول کو پیش نظر رکھا جائیگا - سرخ فوج میں مادی اشیا کی تقسیم کا کم و بیش مساوی

ہونا ضروری ہے - جیسا کہ افسروں اور سپاہیوں کو مساوی تنخواہ دینے کا معاملہ ہے کیونکہ جدوجہد کے موجودہ حالات کا تقاضا یہی ہے - لیکن خلاف معقولیت قطعی مساوات کی مخالفت کرنا ضروری ہے کیونکہ جدوجہد اس کا تقاضا نہیں کرتی - اس کے برعکس یہ جدوجہد کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے -

موضوعیت

پارٹی کے بعض اراکین میں موضوعیت سنگین حد تک پائی جاتی ہے جس

سے سیاسی صورت حال کے تجزیے اور کام کی رہنمائی کو زبردست نقصان پہنچتا ہے ۔ وجہ یہ ہے کہ سیاسی صورت حال کے موضوعی تجزیے اور کام کی موضوعی رہنمائی کا نتیجہ ناگزیر طور پر موقع پرستی یا مہم جوئی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے ۔ جہاں تک موضوعی تنقید ، غیر محتاط اور بے بنیاد باتوں یا شک و شبہے کا تعلق ہے پارٹی کے اندر ایسی عادات و اطوار اکثر غیر اصولی تنازعات کو جنم دیتی ہیں اور پارٹی تنظیم کو نقصان پہنچاتی ہیں ۔

پارٹی کے اندر تنقید کے سلسلے میں ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ بعض رفقا تنقید کرتے وقت اہم اور بڑے مسائل کو نظر انداز کرتے ہیں اور اپنی توجہ معمولی اور چھوٹے مسائل تک محدود رکھتے ہیں ۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ تنقید کا سب سے بڑا مقصد سیاسی اور تنظیمی غلطیوں کی نشاندھی کرنا ہے ۔ جہاں تک ذاتی کوتاہیوں کا تعلق ہے اگر ان کا تعلق سیاسی و تنظیمی غلطیوں سے نہ ہو تو ان پر حد سے زیادہ تنقید کرنے کی ضرورت نہیں ورنہ متعلقہ رفقا

اس الجھن میں پڑ جائینگے کہ وہ کیا
کریں ۔ مزیدبرآں جب اس قسم کی تنقید
کو فروغ حاصل ہوتا ہے تو یہ زبردست
خطرہ لاحق ہو جاتا ہے کہ پارٹی کے
اراکین اپنی ساری توجہ معمولی نقائص پر
مرکوز رکھینگے اور ہر شخص بزدل اور
حد سے زیادہ محتاط ہو جائیگا اور پارٹی
کے سیاسی فرائض کو فراموش کر دیگا ۔

اصلاح کا سب سے بڑا طریقہ یہ
ہے کہ پارٹی کے اراکین کو تعلیم
دی جائے تاکہ ان کی فکر اور پارٹی
کی زندگی میں سیاسی اور سائینسی جذبہ

کا دوردورہ ہو ۔ اس مقصد کے لئے ہمارا
فرض ہے کہ (۱) پارٹی کے اراکین کو
یہ سکھائیں کہ وہ موضوعی تجزیہ
اور تخمینہ کرنے کی بجائے سیاسی صورت
حال کا تجزیہ اور طبقاتی قوتوں کا
تخمینہ کرنے میں مارکسی لیننی طریقے
کا اطلاق کریں ۔ (۲) پارٹی کے اراکین
کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائیں
کہ وہ جدوجہد کی تدابیر اور کام کے
طریقے طے کرنے کی غرض سے سماجی
اور معاشی تحقیقات اور مطالعہ کریں
اور رفیقوں کو یہ سمجھائیں کہ حقیقی

صورت حال کی تحقیق کے بغیر وہ خواب و خیال اور مبہم جوئی کے گڑھے میں گر جائینگے ۔ (۳) انہیں یہ بھی بتائیں کہ وہ پارٹی کے اندر تنقید کے دوران موضوعی، یکطرفہ فیصلہ صادر کرنے اور تنقید کو گھٹیا سطح پر لانے سے احتراز کریں ۔ وہ جو کچھ بھی کہیں اس کی بنیاد حقائق پر ہونی چاہیئے اور تنقید سیاسیات کے دائرے سے باھر نہیں جانی چاہیئے ۔

انفرادیت

سرخ فوج کی پارٹی تنظیم میں

انفرادیت کے رجحان کا اظہار مندرجہ ذیل باتوں سے ھوتا ھے :

۱ - انتقام - بعض رفقا پارٹی کے اندر کسی سپاھی رفیق کی تنقید کا ھدف بننے کے بعد پارٹی کے باھر انتقام لینے کے لئے مواقع کی تلاش میں رھتے ھیں - ان کا ایک طریقہ یہ ھے کہ متعلقہ رفیق کو زد و کوب کرتے ھیں یا اسے گالیاں دیتے ھیں ۔ وہ پارٹی کے اندر بھی انتقام لینے کی کوشش کرتے ھیں - "تم نے اس جلسے میں مجھ پر تنقید کی ھے اس لئے میں آئیندہ جلسے میں تم

سے بدلہ لینے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈ لونگا ۔" اس قسم کا جذبہ انتقام خالص ذاتی مصلحتوں کو پیش نظر رکھنے اور طبقہ اور پوری پارٹی کے مفادات کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہوتا ہے ۔ اس کا ہدف دشمن طبقہ نہیں ہوتا بلکہ ہماری اپنی صفوں کے افراد ہوتے ہیں ۔ یہ ایک ایسا تیزاب ہے جو تنظیم اور اس کی لڑائی کی صلاحیت کمزور کرتا ہے ۔

۲ ۔ جتھہ بندی کی ذہنیت ۔

بعض رفقا صرف اپنے چھوٹے سے جتھے

کے مفادات کو پیش نظر رکھتے ہیں اور عمومی مفاد کو نظر انداز کرتے ہیں ۔ اگرچہ سطحی طور پر دیکھا جائے تو یہ محسوس نہیں ہوتا کہ ان کا یہ رویہ ذاتی مفادات کی تکمیل کی ایک کوشش ہے لیکن دراصل یہ انتہائی تنگ نظر انفرادیت کی ایک مثال ہے اور عملی طور پر یہ بہت ضرررساں اور مرکز گریز ہے ۔ جتھہ بندی کی ذہنیت سرخ فوج میں شروع ہی سے عام پائی جاتی تھی اور اگرچہ تنقید کی وجہ سے قدرے اصلاح ہوئی ہے لیکن اس کی

باقیات ابھی تک موجود ھیں اور اسے
ختم کرنے کے لئے مزید جدوجہد کی
ضرورت ھے -

۳ - "ملازم" کی ذھنیت - بعض
رفقا یہ نہیں سمجھتے کہ پارٹی اور سرخ
فوج جن کے وہ رکن ھیں دونوں ھی
انقلاب کے فرائض سرانجام دینے کے لئے
ھتھیاروں کی حیثیت رکھتی ھیں - وہ
یہ احساس نہیں کرتے کہ ان کی اپنی
حیثیت انقلاب برپا کرنے والوں کی ھے
بلکہ وہ یہ سمجھتے ھیں کہ وہ محض
اپنے انفرادی افسروں کے سامنے جوابدہ

ھیں اور انقلاب کے سلسلے میں ان
پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ھوتی -
انقلاب کے "ملازم" کی یہ مجہول
ذھنیت بھی انفرادیت کا ایک اظہار
ھے - اس سے پتہ چلتا ھے کہ انقلاب
کے لئے غیرمشروط طور پر کام کرنے
کے لئے سرگرم کارکنوں کی تعداد
بہت زیادہ کیوں نہیں ھے - جب تک
اس ذھنیت کا انسداد نہیں کیا جائیگا
اس وقت تک سرگرم کارکنوں کی تعداد
میں اضافہ نہیں ھوگا اور انقلاب کا
بھاری بوجھ معدودے چند لوگوں کے

کندھوں پر رھیگا اور یہ صورت حال
جدوجہد کے لئے بہت نقصان دہ ہوگی۔

۴ - عیش جوئی - سرخ فوج میں
ایسے متعدد لوگ بھی موجود ھیں جن
کی انفرادیت کا اظہار عیش جوئی میں
ھوتا ھے - وہ ھمیشہ امید کرتے ھیں
کہ ان کا یونٹ بڑے شہروں میں
جائیگا - وہ وھاں کام کرنے کے لئے
نہیں بلکہ عیش کرنے کے لئے جانا
چاھتے ھیں - وہ سرخ علاقوں میں جہاں
زندگی دشوار ھے کام کرنا ھرگز نہیں
چاھتے -

۵ - مجہولیت - بعض رفقا ایسے
ھیں کہ جب کبھی کوئی بات ان کی
خواھشات کے خلاف ھوتی ھے تو وہ
سست ھو جاتے ھیں اور کام چھوڑ دیتے
ھیں - اس کی بڑی وجہ تعلیم کی کمی
ھے اگرچہ اس کی ایک وجہ یہ بھی
ھے کہ قائدین معاملات طے کرنے، کام
سپرد کرنے یا نظم و ضبط نافذ کرنے کے
لئے نامناسب طریقہ اختیار کرتے ھیں -

۶ - فوج سے ترک تعلق کی خواھش-
جو لوگ سرخ فوج سے مقامی کام پر تبادلہ
کرانے کا مطالبہ کرتے ھیں ان کی تعداد

میں روز بروز اضافه هو رها هے - اس کی وجه بالکل افراد تک محدود نهیں بلکه اس کی وجه یه بهی هے که (۱) سرخ فوج میں زندگی مادی طور پر بهت کٹھن هے - (۲) طویل جدوجهد کے بعد بے انتها تهکاوٹ هوتی هے اور (۳) قائدین معاملات طے کرنے ، کام سپرد کرنے یا نظم و ضبط نافذ کرنے کے لئے نامناسب طریقه اختیار کرتے هیں -

اصلاح کا طریقه یه هے که اول ، تعلیم میں اضافه کیا جائے تاکه نظریاتی طور پر انفرادیت کی اصلاح هو - دوم ، معاملات طے کرنے ، کام سپرد کرنے اور نظم و ضبط نافذ کرنے کے لئے مناسب طریقه اختیار کیا جائے - مزیدبرآں یه ضروری هے که سرخ فوج کی مادی زندگی کو بهتر بنانے کے طریقے معلوم کئے جائیں اور آرام اور بحالی کا جو بهی موقع میسر آئے اس سے فائده اٹھایا جائے تاکه مادی صورت حال بهتر هو - اپنے تعلیمی کام میں همیں یه بتانا چاهیئے که انفرادیت اپنے سماجی ماخذ کے لحاظ سے پارٹی کے اندر ادنیٰ بورژوائی اور بورژوائی نظریات کا عکس هے -

سرخ فوج میں آوارہ گرد باغیوں کا سیاسی نظریه پیدا هو گیا هے کیونکه اس میں آوارہ گرد عناصر کا تناسب زیاده هے اور چین میں خاص طور پر جنوبی صوبوں میں آوارہ گردوں کی تعداد بہت هی زیاده هے - اس نظریه کا اظہار مندرجه ذیل صورتوں میں هوتا هے : (۱) بعض لوگ صرف گشتی گوریلا کارروائیوں کے ذریعے همارے سیاسی اثر و رسوخ میں اضافه کرنا چاهتے هیں لیکن وه اس اثر میں

اضافه کے لئے اڈوں کے علاقوں اور عوامی سیاسی اقتدار کے قیام کا محنت طلب کام کرنے پر آماده نہیں هیں - (۲) بعض لوگ سرخ فوج کی توسیع کرتے وقت مقامی ریڈ گارڈز اور مقامی سرخ افواج کو توسیع دینے اور اس طرح اصل قوتوں یعنی سرخ فوج کی توسیع کرنے کی راه اختیار نہیں کرتے بلکه وه "آدمیوں کو بھاڑے پر رکھنے اور ٹٹو خریدنے" اور "بھگوڑوں کو بھرتی کرنے اور باغیوں کو قبول کرنے" کی راه پر عمل کرتے هیں - (۳) بعض لوگ عوام‌الناس کے

ساتھ مل کر محنت طلب جدوجہد جاری رکھنے کے لئے مطلوبہ صبر و استقلال سے محروم ھیں اور وہ صرف بڑے شہروں میں جا کر جی بھر کر کھانا پینا چاھتے ھیں - آوارہ گرد باغیوں کے نظریہ کے یہ تمام مظاھر سرخ فوج کے اپنے اصل فرائض سرانجام دینے کے کام میں بری طرح حارج ھوتے ھیں - اس لئے سرخ فوج کی پارٹی تنظیم کے اندر نظریاتی جدوجہد کا ایک اھم مقصد یہ ھے کہ اس نظریہ کو ختم کیا جائے - یہ بات ذھن نشین کرنا

ضروری ھے کہ قدیم زمانے کے ھوانگ چھاؤ یا لی چھوانگ جیسے آوارہ گرد باغیوں کے طور طریقوں کی اجازت موجودہ حالات میں نہیں دی جا سکتی -

اصلاح کے طریقے مندرجہ ذیل ھیں :

۱ - تعلیم کے کام کی رفتار تیز کرو - غلط نظریات پر تنقید کرو اور آوارہ گرد باغیوں کے نظریہ کا خاتمہ کرو -

۲ - موجودہ سرخ فوج کے بنیادی دستوں میں اور ان جنگی قیدیوں میں جنہیں حال ھی میں بھرتی کیا گیا ھے تعلیم کی رفتار تیز کرو تا کہ ان میں

خانہ بدوشی کے نظریہ کا سدباب ھو ۔

۳ ۔ سرگرم مزدوروں اور کسانوں کو جنہیں جدوجہد کا تجربہ ھے سرخ فوج میں شامل کرو تاکہ اس کی ھیئت ترکیبی تبدیل ھو ۔

۴ ۔ مجاھد مزدوروں اور کسانوں کے جم غفیر میں سے سرخ فوج کے نئے یونٹ تیار کرو ۔

مہم جوئی کی باقیات

سرخ فوج کی پارٹی تنظیم پہلے ھی مہم جوئی کے خلاف جدوجہد کر چکی

ھے لیکن ابھی تک یہ ناکافی ھے ۔ اس لئے سرخ فوج میں اس نظریے کی باقیات ابھی تک موجود ھیں ۔ ان کے مظاھر یہ ھیں : (۱) موضوعی اور معروضی صورت حالات کو نظر انداز کرتے ھوئے اندھا دھند کارروائی کرنا ۔ (۲) شہروں کے لئے پارٹی کی وضع کردہ پالیسیوں کا ناکافی اور بے استقلالی سے اطلاق کرنا ۔ (۳) فوجی نظم و ضبط کی سختی سے پابندی نہ کرنا بالخصوص شکست کے مواقع پر ۔ (۴) بعض یونٹوں کی جانب سے گھروں کو نذر آتش کرنے کی کارروائیاں

اور (٥) بھگوڑوں کو گولی مارنے اور جسمانی سزا دینے کی کارروائیاں - ان دونوں ھی سے مہم جوئی کی بو آتی ھے - مہم جوئی اپنے سماجی ماخذ کے لحاظ سے آوارہ گرد پرولتاریہ اور ادنیٰ بورژوا طبقے کے نظریات کا مجموعہ ھے -

اصلاح کے طریقے حسب ذیل ھیں :

١ - نظریاتی طور پر مہم جوئی کی بیخ کنی کرو -

٢ - قواعد و ضوابط اور پالیسیوں کے ذریعے مہم جوانہ کارروائی کی اصلاح کرو -

آزاد خیالی کا مقابلہ کرو

(٧/ ستمبر ١٩٣٧ء)

ھم سرگرم نظریاتی کشمکش کے حامی ھیں کیونکہ یہ ھماری جدوجہد کے مفاد میں پارٹی اور انقلابی تنظیموں کے اندر اتحاد کو یقینی بنانے کے لئے ایک ھتھیار کی حیثیت رکھتی ھے - ھر کمیونسٹ اور ھر انقلابی کو یہ ھتھیار

اٹھانا چاھیئے ۔

مگر آزاد خیالی نظریاتی کشمکش کو رد کرتی ھے اور غیر اصولی امن کی حامی ھوتی ھے ۔ اس طرح یہ ایک فرسودہ اور عامیانہ رویے کو جنم دیتی ھے اور پارٹی اور انقلابی تنظیموں کے بعض یونٹوں اور افراد میں سیاسی انحطاط پیدا کرتی ھے ۔

آزاد خیالی کا اظہار مختلف طریقوں سے ھوتا ھے ۔

کسی شخص سے واضح طور پر غلطی سرزد ھونے کے باوجود صلح و آشتی

اور دوستی کی خاطر جو ھوتا ھے ھونے دینا اور بااصول مباحثے سے اجتناب کرنا اس بنا پر کہ وہ پرانی جان پہچان کا ھے ، ھم وطن ھے ، ھم سبق ھے ، جگری دوست ھے ، محبوب ھے ، پرانا رفیق کار ھے یا پرانا ماتحت ھے ۔ یا معاملے کی تہ تک پہنچنے کی بجائے اس کا محض سرسری طور پر ذکر کرنا تاکہ اچھے تعلقات قائم رھیں ۔ اس کا نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ تنظیم اور فرد دونوں کو نقصان پہنچتا ھے ۔ یہ ھے آزاد خیالی کی پہلی قسم ۔

تنظیم کے سامنے سرگرمی کے ساتھ
اپنے مشورے پیش کرنے کی بجائے نجی
طور پر غیر ذمہ دارانہ تنقید کرنا ۔
لوگوں کے منہ پر تو کچھ نہ کہنا مگر
ان کے پیٹھ پیچھے گپ بازی کرنا یا
میٹنگ میں تو کچھ نہ کہنا مگر بعد
میں گپ بازی کرنا ۔ اجتماعی زندگی کے
اصولوں کا ذرا بھی خیال نہ رکھنا بلکہ
اپنے رجحان طبع کے مطابق چلتے رہنا ۔
یہ ہے دوسری قسم ۔

ایسی باتوں کے بارے میں لاپرواہی
سے کام لینا جن کا اپنی ذات پر اثر نہ

پڑتا ہو ، غلطی کے بارے میں اچھی
طرح جانتے ہوئے بھی اس کے بارے
میں جتنا ممکن ہو سکے کم بولنا ۔
زمانہ ساز ہونا اور محتاط رہنا اور محض
یہ کوشش کرنا کہ اپنے اوپر الزام نہ
آئے ۔ یہ ہے تیسری قسم ۔

احکامات نہ ماننا بلکہ اپنے ہی
خیالات کو اعلیٰ و برتر سمجھنا ۔ تنظیم
سے خصوصی مراعات کا مطالبہ کرنا مگر
اس کے نظم و ضبط کو مسترد کرنا ۔ یہ
ہے چوتھی قسم ۔

اتحاد یا ترقی کی خاطر یا مناسب

طریقے پر کام کرانے کے لئے غلط خیالات کے خلاف جدوجہد کرنے اور ان پر بحث کرنے کی بجائے ذاتی حملے کرنا ، جھگڑے کھڑے کرنا ، ذاتی دشمنی نکالنا یا انتقام لینے کی کوشش کرنا ۔ یہ ھے پانچویں قسم ۔

غلط خیالات سننا اور ان کی تردید نہ کرنا ، یہاں تک کہ انقلاب دشمنی کی باتیں سننا اور ان کے بارے میں اطلاع نہ دینا بلکہ انہیں خاموشی سے برداشت کرنا جیسے کچھ ھوا ھی نہیں ۔ یہ ھے چھٹی قسم ۔

عوام کے درمیان رہتے ھوئے بھی پروپیگنڈہ اور ایجی ٹیشن نہ کرنا یا جلسوں میں تقریر نہ کرنا یا عوام سے تحقیقات اور استفسارات نہ کرنا بلکہ ان سے بے توجہی برتنا اور ان کے اپنے مفادات کا ذرا بھی خیال نہ رکھنا ، یہ فراموش کر دینا کہ وہ ایک کمیونسٹ ھے اور اس طرح کی حرکتیں کرنا جیسے وہ کوئی عام غیر کمیونسٹ ھو ۔ یہ ھے ساتویں قسم ۔

کسی شخص کو عوام کے مفادات کو نقصان پہنچاتے دیکھنا اور پھر

ے میں نہ آنا یا اسے نہ منع کرنا ، نہ روکنا اور نہ سمجھانا بلکہ اسے اپنی حرکتیں جاری رکھنے دینا ۔ یہ ہے آٹھویں قسم ۔

کسی معینہ منصوبے یا سمت کے بغیر بے دلی سے کام کرنا ، رسمی طور پر کام کرنا اور لشتم پشتم کام چلانا — ”جب تک کوئی شخص سادھو رہیگا اس وقت تک وہ گھنٹی بجاتا رہیگا ۔“ یہ ہے نویں قسم ۔

اپنے آپ کو انقلاب کا بہت بڑا خدمت گزار سمجھنا ، دیرینہ کارکن

ہونے پر فخر کرنا ، چھوٹے موٹے کام کو حقیر سمجھنا جبکہ بڑے کاموں کا بالکل اہل نہ ہونا ، کام میں لاپروا ہونا اور مطالعے میں سستی کرنا ۔ یہ ہے دسویں قسم ۔

اپنی غلطیوں سے آگاہ ہونے کے باوجود ان کی اصلاح کی کوئی کوشش نہ کرنا اور اپنے بارے میں آزاد خیالی کا رویہ اختیار کرنا ۔ یہ ہے گیارھویں قسم ۔

ہم مزید کئی قسم کی آزاد خیالی کی نشاندھی کر سکتے ھیں لیکن یہ

گیارہ اقسام اهم هیں ۔

ان سب سے آزاد خیالی کا اظهار هوتا هے ۔

آزاد خیالی انقلابی اجتماعی تنظیم کے لئے انتہائی ضرر رساں هے ۔ یه ایک ایسا گهن هے جو اتحاد کو کها جاتا هے ، یگانگت کو نقصان پہنچاتا هے ، کام میں سستی کا باعث بنتا هے ، اور تفرقه پیدا کرتا هے ۔ یه انقلابی صفوں کو مضبوط تنظیم اور صحیح نظم و ضبط سے محروم کر دیتی هے ، پالیسیوں کی تعمیل میں حائل هوتی هے اور پارٹی

تنظیموں کو پارٹی کی زیر قیادت عوام سے بیگانه کر دیتی هے ۔ یه ایک انتہائی خراب رجحان هے ۔

آزاد خیالی ادنیٰ بورژوا طبقے کی خود غرضی سے جنم لیتی هے ، یه ذاتی مفادات کو اول اور انقلاب کے مفادات کو ثانوی حیثیت دیتی هے اور یه بات نظریاتی ، سیاسی اور تنظیمی آزاد خیالی کو جنم دیتی هے ۔

آزاد خیال لوگ مارکسزم کے اصولوں کو مجرد عقیده سمجهتے هیں ۔ وه مارکسزم کے حامی تو هوتے هیں مگر

اس پر عمل کرنے یا پوری طرح عمل کرنے پر تیار نہیں ہوتے - وہ مارکسزم کو اپنی آزاد خیالی کا مقام دینے پر تیار نہیں ہوتے - ان لوگوں کے پاس مارکسزم ہوتا ہے مگر ساتھ ہی ان کے پاس آزاد خیالی بھی ہوتی ہے :
وہ باتیں تو مارکسزم کی کرتے ہیں مگر عمل آزاد خیالی پر کرتے ہیں - وہ دوسروں پر تو مارکسزم کا اطلاق کرتے ہیں مگر اپنے آپ پر آزاد خیالی کا - ان کے گودام میں دونوں قسم کا مال ہوتا ہے اور وہ دونوں ہی سے استفادہ

کرتے ہیں - کچھ لوگوں کے ذہن اسی طرح کام کرتے ہیں -

آزاد خیالی موقع پرستی کا ایک مظہر ہے اور یہ مارکسزم سے بنیادی طور پر متصادم ہے - یہ منفی ہے اور معروضی طور پر اس کا نتیجہ دشمن کی مدد کی صورت میں نکلتا ہے ، یہی وجہ ہے کہ دشمن ہمارے درمیان اس کے تحفظ کو پسند کرتا ہے - چونکہ اس کی نوعیت اس قسم کی ہے ، اس لئے انقلابی صفوں میں اس کے لئے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیئے -

آزاد خیالی پر جو کہ منفی ہے ، قابو پانے کے لئے ہمیں لازمی طور پر مارکسزم کا استعمال کرنا چاہیئے جو کہ جذبے کے لحاظ سے مثبت ہے ۔ ایک کمیونسٹ کو کشادہ ذہن ہونا چاہیئے اور اسے وفادار اور مستعد ہونا چاہیئے ، اسے انقلاب کے مفادات کو اپنی زندگی سے زیادہ قیمتی تصور کرنا چاہیئے اور اپنے ذاتی مفادات کو انقلاب کے مفادات کے تابع رکھنا چاہیئے ۔ اسے ہر وقت اور ہر جگہ صحیح اصول کا پابند رہنا چاہیئے اور تمام غلط خیالات اور افعال کے خلاف انتھک

جدوجہد کرنی چاہیئے تاکہ پارٹی کی اجتماعی زندگی کو استحکام حاصل ہو اور پارٹی اور عوام کے درمیان تعلقات کو تقویت پہنچے ۔ اسے کسی فرد واحد سے زیادہ پارٹی اور عوام کا خیال رکھنا چاہیئے اور اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھنا چاہیئے ۔ صرف اسی صورت میں اسے کمیونسٹ تصور کیا جا سکتا ہے ۔

تمام وفادار ، دیانتدار ، سرگرم اور راست باز کمیونسٹوں کو آزاد خیالی کے ان رجحانات کی مخالفت کرنے کے

لئے متحد ہونا چاھیئے جن کا مظاھرہ
ھم میں سے بعض لوگوں نے کیا ھے
اور ایسے لوگوں کو راہ راست پر لانا
چاھیئے - نظریاتی محاذ پر ھمیں جو
فرائض درپیش ھیں ان میں سے یہ
ایک فریضہ ھے -

毛 主 席 的 五 篇 著 作
*
外文出版社出版（北京）
1972年版
编号：（烏）1050—1321
00023
1—U—911Pk